# قربانی کے

# فضائل ومسائل

مرتب :سید کلیم اللہ حرمزئی.

دارالافتاء والقضاء،دارالعلوم حرمزی.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# قربانی کے فضائل ومسائل

## کچھ یادیں کچھ باتیں

انسان کا ہر وقت کسی نہ کسی امتحان کا سامنا ہوتا ہے، جسمانی ہو، یا روحانی..... مصیبت کے دلدل میں پھنسا ہو، یا پھر مالی کوئی پریشانی ہو اور کیوں نہ ہو جب رب لم یزل اپنی مقدس کتاب میں فرماتے ہیں: ﴿**لقد خلقنا الانسان فی کبد**.........﴾ کہ تخلیق انسانیت میں مشقت اور قربانی کا خمیر رکھا گیا ہے، اس میں نفس کشی اور نفس سازی کا مقابلہ ہوتا ہے، انسانیت کی آفرینش سے یہ معرکہ چلا آرہا ہے، جب حضرت ھابیل علیہ السلام کی قربانی بارگاہ رب لم یزل میں قبول ہوئی اور قابیل راندہ درگاہ ہوگیا، جب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرد کے باطلانہ نظام کو للکارا......اور اپنا تن من ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ملائیں، اس وقت پھر قربانی کا سبق شروع ہوا....گرم آگ میں کودنے کو لبیک کہا.....جسے ایک امت مسلمہ کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلایا....جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جابرانہ اور ستمگرانہ نظام کو دوٹوک لفظوں میں مسترد کیا.....اس وقت بھی قربانی کا درس شروع ہوا.....جی ہاں جب سرور دوعالم، مدنی آقا ﷺ نے ابوجہل اور ابولہب کے شرکیہ نظام کو منگڑت خود ساختہ قرار دیا.....ایک دفعہ پھر قربانی کے درس کا آغاز ہوا.....قربانی کا سبق زندگی کے ہر موڑ پر دہرایا جاتا ہے، بدر کی ریگستان ہو، یا خیبر کی نخلستان ہو، زبان پر لا الہ الا اللہ کا ورد جاری ہو، یا تلوار کی جھنکار میں نظام امن عالم کا نفاذ ہو.........عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی گذشتہ سے پیوستہ ہو کر اس بات کی غمازی کرتا ہے، کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام جان (بیٹے) کی قربانی کے لیے تیار ہوگیا، تو رب کائنات نے اس کے بدلے جنت کا تحفہ دیا.....کہ اللہ پاک قربانی چاہتے ہیں، لیکن قربان ہونے نہیں دیتے ہیں......اسی طرح تو بھی اپنی خواہشات کو بالائے طاق رکھ کر صرف رب کائنات کے احکامات پر قربان ہوجا، مدنی آقا ﷺ کے نقش قدم پر گامزن ہوجا.....اسی قربانی کو اپنی جان کی قربانی سمجھ کر دربار باری تعالیٰ میں حاضری کے لیے خود کو پیش کریں اور یہ تصور کریں میں رب کے سامنے عدالت کے کٹھرے میں کھڑا ہوں....کہ یہ گھڑی محشر کی ہے، تو موضع محشر میں ہے....پیش کر غافل اپنا عمل اگر دفتر میں ہے.....قربانی کے فضائل اور مسائل تفصیل طلب ہے، اختصار کے ساتھ کچھ اہم ابحاث ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

### فضائل قربانی:

قربانی کی بہت سی فضیلتیں ہیں، ایک حدیث میں ہے: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی تمہارے باپ (سیدنا حضرت ابراھیم علیہ السلام) کی سنت ہے، صحابیؓ نے پوچھا: ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔اُون کے متعلق فرمایا: اس کے ایک بال کے

عوض بھی ایک نیکی ہے۔(مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں ہے: کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں اور قربانی کرتے وقت خون کا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوجاتا ہے۔(مشکوٰۃ)

## وعید:

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ میری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(ابن ماجہ)

## قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر اس مسلمان عاقل، بالغ، مقیم پر واجب ہوتی ہے، جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجاتِ اَصلیہ سے زائد ہو، یہ مال خواہ سونا چاندی یا اس کے زیورات ہوں، یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا رہائشی مکان سے زائد کوئی پلاٹ وغیرہ۔(شامی)

☆ قربانی صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی طرح ہر سال واجب ہوتی ہے، قربانی کے واجب ہونے کیلئے نصاب پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں۔(شامی)

☆ اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔(شامی)

☆ جس شخص پر قربانی لازم نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہوگئی۔(عالمگیری)

☆ عورت اگر خود صاحب نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، ورنہ شوہر کے ذمہ بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، گنجائش ہو تو کردے۔(شامی)

☆ مقروض اگر قرض ادا کرنے کے بعد اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، ورنہ نہیں۔(شامی)

☆ اگر کوئی شخص ۸ ذی الحجہ سے پندرہ دن قبل مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو وہ مقیم ہے۔اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اس پر قربانی واجب ہے جسے وہ وہاں بھی ادا کرسکتا ہے اور اپنے وطن میں کسی کو وکیل بنا کر بھی ادا کرسکتا ہے اور اگر ۸ ذی الحجہ سے چودہ دن قبل یا اس سے بھی کم دن قبل مکہ مکرمہ پہنچا تو وہ مسافر ہے، اس پر قربانی واجب نہیں۔واضح رہے کہ حج تمتع وقران کرنے والے پر بطور شکر الگ قربانی واجب ہوتی ہے، جس کا وہی کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نوٹ:قربانی کے نصاب میں سونے کا اعتبار ہے یا چاندی کا۔۔۔؟

یہ ایک الگ مسئلہ ہے،سابقہ ادوار میں کرنسی کی پشت پر سونا یا چاندی تھا اور دوسرا یہ ہے کہ درھم میں وزن سبعہ کا اعتبار کیا گیا ہے۔اب جب کرنسی کی پشت پر سونا یا چاندی نہ رہا، بلکہ خود سونے اور چاندی کے درمیان بھی نسبت سبعہ (ایک اور سات کی نسبت ) نہ رہی ،دونوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق ہے،اس لیے مفتیان کرام نے فتوی میں ترمیم کی ہے۔کسی نے قربانی کے نصاب کو سونے سے جڑ دیا ہے،کسی نے ضم بالا جزا کا فتوی دیا ہے،جب کہ بعضوں نے وہی چاندی کا نصاب ہی معیار قرار دیا ہے۔

البتہ زکوۃ دینے کے نصاب میں بہر حال چاندی کے نصاب اور ضم بالقیمۃ کا فتوی دیا جائے جو انفع للفقراء ہے۔

## آداب قربانی:

☆ قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں،اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(بدائع)

☆ قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے۔(سنن أبی داوٗد)

☆ ذبح کے بعد کھال اُتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے جب تک پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے (بدائع)

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا بھی آداب قربانی میں سے ہے۔

## نیت:

قربانی کی نیت صرف دل سے کر لینا کافی ہے،زبان سے کہنا ضروری نہیں،البتہ ذبح کرنے کے وقت ”بِسمِ اللّٰہ اَللّٰہ اَکْبَر“ کہنا ضروری ہے۔(بدائع)

## قربانی کا مسنون طریقہ:

☆ اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل ہے،اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے بھی ذبح کرا سکتا ہے،مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔(بدائع)

## ذبح کرتے وقت کی دعا:

☆ ”بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفًا وَمَااَنَامِنَ

الْمُشْرِكِيْنَ ،اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِ الْعَالَمِيْنَ."

## ذبح کرنے کے بعد کی دعا:

☆ "اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَاتَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّد وَخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيهِمَاالسلام"

## تکبیرات تشریق:

☆ تکبیرات تشریق: یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر ،اللہ اکبرو للہ الحمد ،یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا مفتیٰ بہ قول کے مطابق واجب ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

☆ مفتی بہ قول کے مطابق مذکورہ تاریخوں میں تکبیرات تشریق کا پڑھنا جماعت سے نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے، شہری اور دیہاتی، مقیم اور مسافر، مرد اور عورت سب پر واجب ہے۔ البتہ مرد متوسط بلند آواز سے پڑھے اور عورت آہستہ پڑھے۔

☆ سلام کے متصل بعد تکبیرات بھول جانے کی صورت میں اگر نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو یاد آنے پر تکبیرات کہہ دینی چاہیں اور اگر نماز کے منافی کوئی کام کرلیا مثلاً آواز سے ہنس پڑا، عمداً یا سہواً کلام کرلیا، مسجد سے نکل گیا تو تکبیرات فوت ہوگئیں، اب کہنے سے واجب ادا نہیں ہوگا، اس پر استغفار ضروری ہے۔

## قربانی کرنے کا صحیح وقت:

☆ قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخیں ہیں، جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ وعیدین جائز ہے، وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں، اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں، یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔ (البحرالرائق)

## جن جانوروں کی قربانی جائز ہے:

☆ جو جانور اندھا، یا کانا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زائد جاتی رہی ہو، یا ایک کان تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو، تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔ (شامی)

☆ جو جانور اتنا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں، یا رکھتا ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اور اگر چلنے میں چوتھے پاؤں کا سہارا تو لیتا ہے، مگر لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (البحرالرائق)

☆ اگر جانور اتنا دُبلا ہو کہ خود چلنے کے قابل نہ ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر ایسا دُبلا نہ ہو تو قربانی درست ہے۔ جانور جتنا موٹا، فربہ ہو اسی قدر قربانی اچھی ہے۔ (درمختار، بدائع)

☆ جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا زیادہ دانت جھڑ گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔ (البحر الرائق)

☆ جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی کرنا درست نہیں، اگر کان تو ہوں مگر چھوٹے ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ (درمختار)

☆ جس جانور کے پیدائشی طور پر سینگ نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے، اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے، تو صرف اُوپر سے خول اُترا ہے اندر کا گودا باقی ہے تو قربانی درست ہے، اگر جڑ ہی سے نکل گئے ہوں تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔ (شامی)

☆ خصی جانور کی قربانی جائز، بلکہ افضل ہے۔ (هندیہ)

☆ جس جانور کو خارش کی بیماری ہو تو اگر خارش کا اثر صرف جلد تک محدود ہے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے، اور اگر خارش کا اثر گوشت تک پہنچ گیا ہو اور جانور اس کی وجہ سے لاغر اور دُبلا ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی)

☆ اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی عیب ایسا پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی قربانی درست نہیں، تو اگر یہ شخص صاحب نصاب ہے اور اس پر قربانی واجب ہے، تو اس کی جگہ تندرست جانور خرید کر قربانی کرے۔ اور اگر اس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہیں تھی، تو وہ اسی جانور کی قربانی کر دے۔ (حاشیہ ردالمحتار)

☆ جانور پہلے تو صحیح سالم تھا مگر ذبح کرتے وقت اس کو لٹایا تو اس کی وجہ سے اس میں کچھ عیب پیدا ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔ (حاشیہ ردالمحتار)

☆ گائے کے دو تھن اور بکری کا ایک تھن خراب ہونے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔ (شامی)

## قربانی کی کھال کا حکم:

☆ کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں: (۱) خود استعمال کرنا (۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا (۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔ (شامی)

☆ اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا، تو اس صورت میں اسکی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔ (بحر)

☆ ملازم، امام، مؤذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔ (شامی، بحر)

☆ قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(ھندیہ)

نمازِ عید کا طریقہ:

☆ نمازِ عید دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں تین تین تکبیرات زائد ہیں، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قراءت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے، تمام تکبیرات میں کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، پہلی رکعت میں دو زائد تکبیرات کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں، دوسری رکعت کی تینوں زائد تکبیرات میں ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں اور چھوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ سلام کے بعد تکبیرات تشریق کہہ کر خطبہ سن لے کیونکہ خطبہ سننا واجب ہے۔

عید الاضحیٰ کے مسنون اعمال:

☆ عید الاضحیٰ کے روز یہ چیزیں مسنون ہیں: صبح کو سویرے اُٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور عید گاہ جاتے ہوئے تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھنا۔

متفرقات:

☆ بہت سے لوگ محض گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی نیت کر لیتے ہیں، اگر عبادت کی نیت نہ ہو تو ان کو ثواب نہیں ملے گا۔(شامی)

☆ جس طرح قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے اسی طرح قربانی کے جانور سے اُون نکال کر کھال کو گوشت کے ساتھ کھانا (یعنی اَلْوَیَلی پسہ) بھی جائز ہے، اور اس صورت میں کھال کی قیمت کو صدقہ کرنا بھی لازم نہیں ہے۔(بزازیہ)

☆ ایک جانور میں بینک (سودی) یا انشورنس کا ملازم، یا کوئی بھی ایسا شخص شریک ہو کہ جس کی کل، یا اکثر آمدن حرام ہو اس

کی شرکت سے دوسرے شرکاء کی قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(شامی)

☆ ایک گائے میں مختلف حصے جمع کرنے کی نیت درست ہے۔ مثلا: ایک شخص قربانی کا حصہ رکھتا ہے، دوسرا عقیقہ کا، جب کہ تیسرا ولیمہ کا حصہ رکھتا ہے۔(شامی)

☆ شادی کے موقع پر عورت کو کچھ زیورات والدین کے گھر سے ملتے ہیں، یہ بالاتفاق عورت کی ملک ہے، جب کہ شوہر کی طرف سے جو زیورات دیے جاتے ہیں، اس میں عرف کا اعتبار ہے کہ لوگ اس کو عورت کی ملک سمجھتے ہیں، یا شوہر کی ملک سمجھتے ہیں، اسی کے مطابق فتوی دیا جائے گا۔ ہمارے ہاں چونکہ سونا عورت کی ملک سمجھا جاتا ہے اس لیے

قربانی عورت پر واجب ہوگی۔(شامی)

<u>ازدارالافتاءوالقضاء:</u>

<u>دارالعلوم حرمزی۔</u>